بالآخر انگریزوں سے گلوخلاصی کی یہ کوششیں ناکامی پر منتج ہوئیں۔ دیگر عوامل کے ساتھ، اس کی ایک بنیادی وجہ انگریزوں کے زرخرید بہت سے ہندستانی جاسوسوں کی مخبری تھی، جو وہ انگریزی فوج کے افسروں کے نام بذریعہ خطوط کیا کرتے تھے --- زیرنظر کتاب انھی "غداروں کے خطوط" پر مشتمل ہے۔ یہ خطوط انڈیا آفس لائبریری میں محفوظ ریکارڈ سے حاصل کیے گئے ہیں۔

انگریز، ہندستانیوں کی اس کمزوری سے واقف تھے کہ معمولی سی دولت، جاگیر، عہدے یا خطاب کے لالچ سے ان کا ضمیر اور قلب و ذہن خریدا جاسکتا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ بعض غداروں اور ضمیر فروشوں نے براہِ راست انگریزوں کی عسکری مدد کی۔ زیرنظر خطوط سے پتا چلتا ہے کہ مجاہدین کی مشاورت میں شامل بعض غدار، انگریزوں کو تمام منصوبوں سے باخبر کیا کرتے تھے۔ بہت سے رجب علی، گوری شنکر، کلو اور موہن مفصل علاقوں میں، مجاہدین کی فوجوں کی نقل و حرکت اور تعداد، اسلحے کی کیفیت، توپوں کی تعداد، جھڑپوں کی تفصیل، مجاہدین کے معاونین، آبادیوں کی کیفیت اور مختلف وقوعات سے انگریزوں کو روز بہ روز اور لحظہ بہ لحظہ باخبر رکھتے تھے۔ ان میں سے بادشاہ کی مشاورتی کونسل کے رکن اور بارودخانے کے داروغہ رجب علی نے شاہی بارودخانہ اور مرزا الٰہی بخش نے جمنا پر کشتیوں کا پل تباہ کر کے انگریزوں کے ہاتھ مضبوط کیے۔

مرتبین نے اس کتاب کے لوازمے کی تلاش اور ترتیب و تدوین میں بڑی محنت کی ہے۔ ابتدا میں عاشور کاظمی نے اپنے سیرحاصل مقدمے (ص ۱۹ تا ۱۷) میں متعلقہ دستاویزات و مخطوطات اور رپورٹوں کی مدد سے ۱۸۵۷ کی ناکام جدوجہد کا پورا پس منظر واضح کیا ہے، اور آخر میں یہ اہم سوال کیا ہے کہ "کیا محترم تاریخ دان دانش ور اس موضوع پر تحقیق کریں گے کہ برصغیر میں آج بھی اہل منصب وہی لوگ تو نہیں، جن کا سلسلہ وہاں سے ملتا ہو، جہاں سرفروش جانبازوں کے سروں کے معاوضے سے اونچے محل تعمیر کیے گئے ---"۔ بعض اخباروں، کتابوں، رپورٹوں اور دستی تحریروں کے عکس بھی شامل کتاب ہیں۔

اس کتاب سے انگریزوں کی سازشوں اور سفاکیوں کا اندازہ ہوتا ہے اور یہ سبق بھی ملتا ہے کہ بعض اوقات آستین کے سانپ اور گھر کے بھیدی ہی اداروں اور تحریکوں کی ناکامی کا بنیادی سبب بنتے ہیں۔ دشمنوں کے آلۂ کار بن جانے والے مفاد پرست ہر زمانے اور ہر دَور میں موجود رہے ہیں، لہٰذا اعلیٰ مقاصد کے لیے کام کرنے والوں کو داخلی محاذ کی حفاظت سے غافل نہیں رہنا چاہیے۔ (ر - ہ)

پاکستان کا نظام تعلیم، ماضی و حال کے آئینے میں: حکیم مشاریق احمد خاں۔ ناشر: باب الشفا،

ایل ۸۸۵ سیکٹر ۵ ایل نارتھ ناظم آباد، کراچی۔ صفحات: ۱۴۴۔ قیمت: ۷۵ روپے۔

حکیم صاحب نے بڑے خلوص اور مہارت سے پاکستان کے تعلیمی بگاڑ کے اسباب کا سراغ لگایا ہے۔ (دو سو سالہ غلامی کے اثرات، دہرا نظام تعلیم، انگریزی کی بالادستی، اساتذہ اور طلبہ کی نظریاتی اور اخلاقی تربیت سے بے نیازی، قومی بے حسی، تحقیق و تصنیف سے غفلت، حکومت کی ترجیحات میں تعلیم کا پست مقام اور تعلیمی عمل میں جذبہ جہاد کا عدم اہتمام)۔ بقول مصنف: "ہمارے ملک میں بیشتر اہم خرابیوں کے ذمہ دار ہمارے ملک کے ناخواندہ افراد نہیں ہیں۔ رشوت ستانی، اقربا پروری، بدعنوانی، دہشت گردی اور لسانی اور گروہی تعصبات جیسی برائیاں، جو ہمارے ملک کو گھن کی طرح کھائے جارہی ہیں، یہ سب ہمارے تعلیم یافتہ طبقے کی پیداوار ہیں"۔ (ص ۹۰)

مصنف کے اخذ کردہ نتائج کی بنیاد، بعض عبرتناک حقائق ہیں، مثلاً: یہ کہ کالج اور یونی ورسٹی کی سطح پر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والوں کا تناسب پاکستان میں صرف ۲ فیصد ہے، جبکہ بھارت میں ۹ فیصد، فلپائن میں ۲۶ فیصد، اردن میں ۳۳ فیصد اور امریکہ میں ۵۶ فیصد ہے۔

مصنف نے پاکستان کے کئی سو سالہ تعلیمی پس منظر کا مختصر مگر جامع جائزہ لیا ہے۔ اسی طرح "نظریہ پاکستان اور تعلیمی تقاضے"، "پاکستان کا تعلیمی منظر" اور اصلاح احوال کے لیے آخری باب، موضوع پر مصنف کی عالمانہ دسترس اور معاملہ فہمی ظاہر کرتے ہیں۔ مصنف کے سادہ، دوٹوک اور ایک حد تک ادبی اسلوب کی بنا پر واضح ابلاغ اس کتاب کی نمایاں خوبی ہے۔ قیمت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ (ر-ہ)

ذوق تماشا پروفیسر شیخ محمد اقبال۔ ناشر: پاکستان ایسوسی ایشن آف دی بلائنڈ سرگودھا۔ صفحات: ۱۵۲۔ قیمت: ۴۰ روپے۔

اس کتاب کا موضوع پاکستان میں نابیناؤں کے مسائل اور ان کا حل ہے۔ مصنف ان مسائل کا ذاتی تجربہ رکھتے ہیں کیوں کہ وہ دس سال کی عمر میں نابینا ہوگئے اور اس طرح ان مسائل سے نبرد آزما رہے ہیں۔ اس کشمکش میں کبھی تو انھیں کامیابی ہوئی اور کبھی وہ شکست سے دوچار ہوئے مگر انھوں نے اپنے بقول "کبھی مکمل شکست قبول نہیں کی"۔ المیہ تو یہ ہے کہ ہم اپنے معذور بھائیوں سے تمام تر ہمدردی کے باوجود ان کے حقیقی (خصوصاً نفسیاتی) مسائل سے ناواقفیت اور بعض غیر معقول رسموں کی بے جا پیروی کرتے ہوئے ان کی مشکلات میں مزید اضافے کا سبب بنتے ہیں۔ معاشرتی سطح پر ان نادانیوں اور ستم ظریفیوں سے بچنے کے لیے حقائق کا ادراک اور نابیناؤں کے احساسات سے آگاہی بہت ضروری ہے اور یہی اس کتاب کا موضوع ہے۔ فی الحال تو صورت یہ ہے کہ معذوروں کے مسائل کے